وستم کی تمام مشقیں اپنی گردن پر سہ سکتی ہے، بم دھماکوں کی یلغار گوارا کرسکتی ہے، مہنگائی، لوڈ شیڈنگ کے ہاتھوں برباد ہوسکتی ہے، بیروزگاری اور بدامنی کے باعث زندہ درگور ہوسکتی ہے لیکن شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر نہ گنگ رہ سکتی ہے اور نہ اندھی رہ سکتی ہے، نہ خریدی جاسکتی ہے اور نہ دبائی جاسکتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی چنگاریوں نے پاکستانیوں کے مردہ جسم و جاں میں پھر ایمان کی چنگاریاں بھردی ہیں۔ یہ بھی آپ کی ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز اور زندہ جاوید معجزہ ہے کہ وہ ایمان اور حب الوطنی کا جذبہ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ولولہ اور مجنونانہ وارفتگی و جاں سپاری کا مشغلہ جو ہم نے غلام، نااہل، بدعنوان اور عہد شکن حکمرانوں کی پالیسیوں کے ہاتھوں اور عصر حاضر کی بیماریوں مادیت و لادینیت کے باعث کہیں دفن کردیا تھا، اس شعلہ جوالا موضوع (تحفظ ناموس رسالت) اور جسٹس صدیقی کے ردعمل نے وہ متاع گمشدہ (دینی حمیت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم) ایک بار پھر ہمارے سامنے آشکارا کردی اور قوم سب ایک نقطے پر جمع ہوگئی اور وہ نقطہ حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکی ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ناموس، اسکی عزت و آبرو ہے جو ہماری حاصلِ زندگی، ہماری شان، ہماری آن اور یہی ہمارا اصل ایمان ہے......

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد کہ کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

افغان صدر اشرف غنی کا مولانا سمیع الحق سے ٹیلیفونک رابطہ
افغان طالبان ومجاہدین سے مذاکرات کے سلسلے میں اہم گفتگو
افغانستان کے سفیر کی اکوڑہ خٹک آمد اور دوبار ملاقات

گزشتہ ماہ پاکستان میں افغانستان کے سفیر جناب ڈاکٹر حضرت عمر ضاخیل وال نے جمعیت علماء اسلام کے امیر اور دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے ان کی رہائش گاہ پر دو گھنٹے تک تفصیلی ملاقات کی۔ یہ افغان سفیر کی گزشتہ چند ہفتوں میں اکوڑہ خٹک دوسری آمد اور اہم ملاقات ہے، دونوں رہنماؤں کے درمیان افغانستان کی موجودہ خطرناک، پیچیدہ صورتحال پر تفصیلی گفتگو ہوئی، ملاقات کے دوران سفیر صاحب نے افغانستان کے صدر اشرف غنی صاحب سے

تقریباً آدھ گھنٹہ ٹیلیفون پر بات چیت کرائی۔ صدر اشرف غنی نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور دارالعلوم حقانیہ سے قدیم دیرینہ عقیدت و محبت کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ نہ صرف افغان طالبان بلکہ ہم سب کے لئے اور پوری افغان قوم کیلئے قابل احترام اور ایک استاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور ہم سب کی نظریں قیام امن وصلح کے کردار کیلئے آپ کی طرف اٹھتی ہیں اور میں خود آپ کو اپنا استاد سمجھتا ہوں۔

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے افغان صدر کے نیک جذبات اور صلح کی خواہش کی تحسین کی اور فرمایا کہ پاکستان اور افغانستان میں امن کا قیام ہم سب کی پہلی ضرورت ہے لیکن اس سلسلے میں اصل ذمہ داری افغان حکومت پر ہے کہ وہ اس میں اپنا موثر حقیقی کردار ادا کرے۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ افغانستان پر مسلط کردہ جنگی محرکات کا ازالہ کیا جائے۔ بنیادی بات افغانستان کی کامل آزادی ہے، یہ صرف افغان تحریک طالبان کی نہیں بلکہ افغان حکومت اور پوری افغانی قوم کی بھی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ افغانستان کو بیرونی طاقتوں کے تسلط سے آزاد کرائے تاکہ افغانستان کیلئے دی گئی لاکھوں افراد کی بے مثال قربانیاں ضائع ہونے سے بچ جائیں۔ ایک پائیدار اور مستقل بنیادوں پر منعقدہ مذاکرات کیلئے بیرونی قوتوں بالخصوص امریکہ و نیٹو کے دباؤ سے نکلنا ہوگا۔ مذاکرات کی کامیابی کیلئے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے افغان سفیر اور افغان صدر سے خیرسگالی کے جذبے کے طور پر چند فوری اقدامات اٹھانے کی نشاندہی کی، جس سے حکومت اور طالبان کے درمیان منافرت اور بُعد میں کمی آسکتی ہے۔

اسی طرح افغان حکومت کے نمائندے سفیر صاحب نے بھی تحریک طالبان افغانستان سے چند فوری اقدامات اٹھانے کی خواہش ظاہر کی، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے افغان سفیر کو موجودہ افغان حکومت اور پاکستان کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی اور خصوصاً مودی سرکار کیساتھ گہرے تعلقات اور بے پناہ روابط پر انہیں اپنے اور پوری قوم کی تشویش سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی سے اسلام اور پاکستان دشمن قوتیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ فوری طور پر اس آگ کو بجھایا جائے۔ جمعیت علماء اسلام اور دارالعلوم حقانیہ ہمیشہ امن وصلح کے قیام اور دونوں فریقوں اور ملکوں کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کرنے کیلئے ہمیشہ کی طرح تیار ہے، جس طرح کہ ماضی میں سات (۷) افغان جماعتوں اور دیگر متحارب گروہوں کے درمیان کئی حساس موقعوں پر اس نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔